3

اصلاح عام

أقوال الأئمة
فی بیان البدعة

محمد حسان رضا راعینی

بدعت بدعت کی رٹ لگانے والوں
کے لئے تحقیقی جواب

ناشر:
تحریک نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

Book name : Aqwal ul Ayemma Fi Bayanil Bidah

Language : Urdu

Author : Muhammad Hassaan Raza Rayeeni

Hijri Date : 20 Shawwal ul Mukarram 1441H

English Date : 13 June 2020 (Saturday)

Publisher : Tehreek Nizam e Mustafa (India)

Any Query, contact us : 9675801762 & 9720315389

Read another books, visit : archive.org/details/@tehreek_nizam_e_mustafa_

Also follow us on : Facebook || Instagram || Youtube

About Us

All Praise is to Allah the Exalted! The revolutionary organization of Ahlus Sunnah wal Jama'ah "Tahreek Nizam e Mustafa" is constantly working for propagating the message of Ahlus Sunnah. And every work which it does is in the light of thoughts and views of Imam Ahmad Raza.

It is an organization comprising of students from schools and colleges as well as seminaries (Madaris). The main aim of our organization is to preserve the beliefs of Ahlus Sunnah and the eradication of various ill practices in the society and regarding the same time and again various articles are published by us and along with it religious gatherings are organized.

It is supplicated to Allah the Exalted that he through the mediation of his Prophet (peace and blessings be upon him) blesses the members of this organization with true love of Islam and keeps them firm on the creed of Ahlus Sunnah wal Jama'ah and gives them success in their goals. Ameen.

کلمات حسن

از: حضرت علامہ مولانا **محمد جاوید رضا** صاحب قبلہ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد:

عصر حاضر میں ایک طبقے نے یا تو بدعت کے معنی سمجھے نہیں یا جان بوجھ کر مسلمانوں کو مشقت میں ڈالنے کی مذموم کوشش کی۔ مگر اللہ کا شکر ہے علمائے حق نے ہمیشہ مسلمانوں تک حق بات پہنچانے کے لئے قلم کو اٹھایا اور اپنی تقاریروں میں سمجھایا۔ زیر نظر رسالہ بھی ایک کوشش ہے حق بات کو لوگوں تک پہچانے کی ۔ حضرت حسان سلمہ نے بہترین انداز، سہل زبان میں اسکو تحریر کیا ہے۔ اللہ اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ لوگوں کے لئے نفع بخش بنائے۔ آمین

محمد جاوید

تقریظ جلیل

از: حضرت علامہ مولانا **غلام مصطفیٰ نعیمی** صاحب قبلہ

جن وجوہات واسباب کی بناپر ملت اسلامیہ میں اختلاف وانتشار برپاہے، ان میں "بدعت" کا خود ساختہ مفہوم اور غلط استعمال بھی شامل ہے۔ عرصہ دراز سے بدعقیدہ جماعتیں مراسم اہل سنت پر "بدعت" کی آڑ میں "بدعت ضلالت" کا فتوی لگاتی آرہی ہیں۔ جس کی بناپر آبادیوں میں انتشار ہوتا ہے اور آپسی اختلاف وانتشار بڑھتاہے۔ حالانکہ بنیادی قاعدہ ہے کہ کسی بھی حدیث کو شارحین حدیث اور ائمہ واسلاف کی توضیح کے مطابق ہی سمجھناچاہیے نہ کہ اپنے خیال خام کے مطابق!

"**بدعت**" کی توضیح وتشریح میں شارحین حدیث اور ائمہ کرام نے جو علمی نکات قلم بند فرمائے ہیں ان سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتاہے کہ ہر نوپید چیز کو "بدعت ضلالت" کہناخود ساختہ تشریح اور مومنین پر جسارت بیجاہے۔ جو ایک مذموم عمل اور باعث گناہ ہے۔ اسی عنوان پر محب گرامی وقار مولانا **حسان رضاقادری** زید علمہ نے ایک رسالہ ترتیب دیاہے۔ جس میں بدعت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کی توضیح وتشریح کو نہایت سادہ وسلیس انداز میں قلم بند فرماکر عنوان پر سیر حاصل کلام کیاہے۔ رسالہ کی زبان سادہ وعام فہم ہے اور دلائل وبراہین سے مملوہے۔ اپنی گفتگو کو دلائل سے مزین کرتے ہوئے موصوف یہ بات ثابت کرنے میں صدفیصد کامیاب رہے ہیں کہ موجودہ بدعقیدہ افراد کا اپنی مَن مرضی سے خوش عقیدہ مسلمانوں کو بدعتی کہنا "حدیث بدعت" کے مفہوم سے ناآشنائی، لاعلمی اور فکر فاسد کا اظہار ہے۔

ایسے کج فکر اور بد عقیدہ افراد مستحسن امور پر عمل پیرا مسلمانوں کو بدعتی و گناہ گار کہہ کر حق العبد میں بھی گرفتار ہیں۔ جس کے لیے انہیں بارگاہ مولیٰ میں جواب دینا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے، ان کے علم و عمل اور قلم میں برکتیں عطا فرمائے۔

فقط والسلام

غلام مصطفیٰ نعیمی

(خلیفہ حضور تاج الشریعہ، مدیر اعلیٰ سواد اعظم دہلی)

20شوال المکرم 1441ھ

13جون 2020بروز ہفتہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کے ہی ماننے والے کچھ افراد ایسے ہیں جب کسی کام کا مشاہدہ کرتے ہیں اگر وہ کام انکی عقل سے پرے ہو تو فوراان کے منہ سے ایک جملہ نکلتا ہے "یہ کام بدعت ہے ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے" بنا غور وفکر کے چند لمحوں میں مسلمانوں کو بدعتی، گمراہ بنا دیتے ہیں اور انہیں اس زبان درازی پر ذرہ برابر بھی افسوس نہیں ہوتا حالانکہ اگر ان سے بدعت کا مفہوم پوچھا جائے تو وہ لوگ صحیح معنوں میں بدعت کی ب سے بھی واقف نہیں نکلتے ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ انہیں ان کے آقاؤں نے یہ رٹا دیا ہے کہ جہاں بھی کوئی نیا کام دیکھو چاہیں تمہاری عقل میں آئے یا نہ آئے اس کام کو فوراً بدعت کہہ دو۔

یہی ہوا موجودہ حالات ایسے ہے کہ کچھ مکتبہ فکر کے لوگ دن رات صرف دو لفظوں کا ہی ورد کرتے رہتے ہیں شرک اور بدعت، مانو ایسا لگتا ہے جیسے ان کی عقل میں تیسرا لفظ آنے سے کوئی شئ مانع ہے، ایسا لگتا ہے جیسے انہیں شرک وبدعت کا حیضہ ہو گیا ہو ایسا لگتا ہے ان لوگوں نے پوری امت مسلمہ کو مشرک اور بدعتی بنانے کا ٹھیکہ لے رکھا ہو۔

ہم نے سوچا کیوں نہ لوگوں کو بدعت کا صحیح مفہوم بتایا جائے اور سنت اور بدعت میں جو فرق ہے اسے واضح کیا جائے اور یہ وضاحت صرف اپنے قیاس ورائے سے نہ کی جائے بلکہ قرون اولی کے ائمہ اہل سنت، سلف صالحین نے جو احادیث کے مطالب سمجھائے ہیں ان اقوال سے یہ وضاحت کی جائے اس لئے ہم نے اس مقالے کا نام "أقوال الأئمة في بيان البدعة" رکھا۔ اور اسکے لیے کنزالعلماء **ڈاکٹر اشرف آصف جلالی** صاحب قبلہ کے افہام دین کورس سے استفادہ کیا۔ قارئین سے التجا ہے اس مختصر مقالے کو پڑھ کر دوسروں تک ضرور پہنچائیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہماری اس سعی کو بہ طفیل مصطفیٰ ﷺ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین۔

آیئے بدعت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف جانتے ہیں۔

لغوی تعریف

امام جرجانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۱۶ھ) لکھتے ہیں:

إيجاد الشيء غير مسبوق بمادة ولا زمان

وہ شئی بنانا جس کا پہلے مادہ بھی نہ ہو، نہ زمانہ ہو۔

(التعریفات، صفحہ 20)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۲ھ) اپنی معروف شرح **"فتح الباری"** میں لفظ بدعت کی لغوی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

البدعة أصلها ما أحدث على غير مثال سابق

بدعت کی اصل یہ ہے کہ اسے بغیر کسی سابقہ نمونے کے ایجاد کیا گیا ہو۔

(فتح الباری، ج4، صفحہ 298)

ابن فارس (المتوفی ۱۰۰۴ھ) اپنی معروف لغت **"معجم مقاييس اللغة"** میں بدعت کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ابتداء الشيء و صنعه لا عن مثال

کسی سابقہ مثال کے بغیر کسی چیز کا آغاز کرنا یا بنانا بدعت کہلاتا ہے۔

(معجم مقاييس اللغة، ج1، صفحہ 111)

"المنجد فی اللغة" میں ہے۔

اخترعه و صنعه لا على مثال

بدعت کا معنی کسی مثال کے بغیر کوئی نئی چیز ایجاد کرنا اور بنانا ہے۔ (المنجد فی اللغة، صفحہ 29)

ان تمام تعریفات سے واضح ہوتا ہے کہ کسی ایسی چیز کو بنانا جس کی پہلے مثال، نمونہ یا مادہ موجود نہ ہو یعنی جس کو بغیر مثال کے ایجاد کیا گیا ہو اور ایک دم نیا بنایا گیا ہو اسے بدعت کہتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں کسی شیٔ کو نیست سے ہست کرنے اور عدم سے وجود میں لانے کو عربی زبان میں میں ابداع کہتے ہیں اس کا مادہ "ب د ع" ہے اور بدعت کا مادہ بھی "ب د ع" ہے۔

قرآن پاک میں بھی اس کی مثال ملتی ہے۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ

تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں۔

(سورۃ الاحقاف:۹)

مطلب یہ تھا کہ میں کوئی پہلا نبی نہیں ہوں مجھ سے پہلے بھی نبی آتے رہے ہیں اور میں نے نبوت کا اعلان کر کے کوئی نئی بات نہیں کی ہے مجھ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر آتے رہے ہیں اور انہوں نے نبوت کا اعلان کیا ہے۔ لہذا میں نے کوئی انوکھی بات نہیں کی جس پر تمہیں تعجب ہو کہ میں نے کیا دعوی کر دیا ہے؟ ایسا کوئی کام میں نے نہیں کیا ہے۔

ایسے ہی دوسری آیت میں ہے

بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

"زمین و آسمان ان کو نیا پیدا کرنے والا"

(سورۃ البقرۃ:117)

اس آیت میں لفظ "بدیع" بھی "ب د ع " سے مشتق ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ بدعت کا معنی نیا کام، نئی بات، نئی ایجاد ہے۔

اصطلاحی تعریف:

امام جرجانی رحمۃ اللہ علیہ نے بدعت کی اصطلاحی تعریف یوں بیان کی ہے۔

البدعة هی الفعلة المخالفة للسنة

بدعت اس کو کہا جاتا ہے جو سنت کے مخالف ہو۔

(التعریفات، صفحہ 62)

یہ بدعت کی اجمالی تعریف ہے بدعت کو سمجھنے کے لئے تفصیل درکار ہے تفصیل اس لئے ضروری ہے کہ اگر بدعت کی پہچان نہیں ہو گی تو سنت کو اس سے جدا نہیں کیا جا سکے گا اور پھر انسان کے عمل میں بدعت کی آمیزش ہو جائے گی اور بدعت کی آمیزش ہی بہت بڑی چیز ہے۔

"**السنہ**" میں امام ابو عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث پاک نقل کی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن الله حجز التوبة عن كل صاحب بدعة"

بیشک اللہ نے بدعتی سے توبہ کو روک لیا ہے۔

(السنہ، ج 1، صفحہ 59)

ایسے ہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طویل خطبہ "**صحیح مسلم**" میں مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کچھ حصہ یہ ہے۔

فإن خير الحديث كتاب الله، و خير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم، و شر الأمور محدثاتها و كل بدعة ضلالة

بے شک ساری باتوں سے اچھی بات اللہ کی کتاب ہے۔ اور سارے طریقوں سے اچھا طریقہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور سارے کاموں سے برے کام وہ ہیں جو نئے بنا لیے گئے ہوں اور گھڑ لیے گئے ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(صحیح مسلم، رقم: 867)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بتارہاہے کہ آپنے بدعت سے محفوظ رہنے کے لئے تنبیہ فرمائی اور بدعت کو گمراہی قرار دیا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ ۲۰۴ھ) نے بدعت کے بارے میں فرمایا:

المحدثات من الأمور ضربان أحدهما ما أحدث يخالف كتابا أو سنة أو أثرا أو إجماعا فهذه البدعة الضلالة و الثاني ما أحدث من الخير لا خلاف فيه لواحد من هذه ، فهذه محدثة غير مذمومة

بدعت کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو امور نئے بنالئے گئے ہوں اور قرآن کے مخالف ہوں یا سنت کے مخالف ہوں یا صحابہ کے آثار کے مخالف ہوں یا اجماع کے مخالف ہوں تو وہ بدعت گمراہی ہے اور دوسری قسم یہ ہے کام اگرچہ نیاہو لیکن قرآن، سنت اور اجماع کے خلاف نہ ہو تو وہ بدعت غیر مضموم ہو گی۔یعنی بدعت حسنہ ہو گی۔

(سیر اعلام النبلاء، الجزء العاشر، رقم: 70)

یہ اسی طرح ہے جیسا حضرت عمر رضی اللہ عنہ رمضان المبارک کی رات میں جب مسجد نبوی شریف نمازیوں سے بھری ہوئی تھی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جارہی تھی تو آپ نے فرمایا:

نعمت البدعة هذه

یہ کام تو نیاہے مگر اچھاہے۔ (مشکاۃ المصابیح رقم: 1301)

یہ حدیث پاک سند صحیح سے ثابت ہے چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ نماز تراویح کی جماعت نہیں کرائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین راتیں نماز تراویح باجماعت پڑھائی۔ روزانہ نماز تراویح باجماعت پڑھنا اور بیس رکعت پڑھنا یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع ہے۔

اسلئے یہاں امام شافعی رضی اللہ عنہ نے آگے ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وقد قال عمر رضی اللہ عنه فی قیام رمضان نعمت البدعة هذه یعنی أنها محدثة لم تکن و إذا کانت فلیس فیها رد لما مضی

ماہ رمضان میں تراویح کی جماعت کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول کہ یہ اچھی بدعت ہے اس کا مطلب ہے اگرچہ یہ کام نیا ہے یہ پہلے نہیں تھا مگر اسلام کے کسی شعار کا رد بھی تو نہیں کرتا۔

(سیر اعلام النبلاء، الجزء العاشر، رقم: 70)

اسی بات کو **امام ابونعیم** رحمۃ اللہ علیہ نے "**حلیہ**" میں امام شافعی سے دوسرے انداز میں بیان کیا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:

اما البدعة بدعتان ، بدعة محمودة و بدعة مذمومة ، فما وافق السنة فهو محمود و ما خالف السنة فهو مذموم

بدعت کی دو قسمیں ہے ایک بدعت محمودہ، دوسری بدعت مذمومہ تو جو سنت کے مطابق ہو اسے بدعت محمودہ کہتے ہیں اور جو سنت کے مخالف ہو اسے بدعت مذمومہ کہتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، الجزء التاسع، صفحہ: 113)

بدعت کے بارے میں **امام غزالی** رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 505 ھ) فرماتے ہیں۔

البدعة قسمان ، بدعة مذمومة و هی ما تصادم السنة القدیمة و بدعة حسنة ما أحدث علی مثال سابق

بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک بدعت مذموم ہوتی ہے اور وہ یہ ہے جو سنت قدیمہ سے ٹکرائے، اور دوسری بدعت حسنہ جسے مثال سابق پر ایجاد کیا گیا ہو۔

(القول السدید شرح جوھرۃ التوحید، صفحہ:169)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 676ھ) نے اپنی تصنیف "**تھذیب الاسماء واللغات** " میں بدعت کو یوں بیان کیا ہے:

هي إحداث ما لم يكن في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وهي منقسمة إلى حسنة وقبيحة

بدعت وہ ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہو(اور بعد میں اس کو پیدا کیا جائے) پھر اس کی آگے دو قسمیں ہیں ایک بدعت حسنہ ہے۔ دوسری بدعت قبیحہ۔

(القول السدید شرح جوھرۃ التوحید، صفحہ:170)

امام ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 630ھ) نے اپنی کتاب " **النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر**" میں فرمایا۔

البدعة بدعتان: بدعة هدى وبدعة ضلال. فما كان في خلاف ما أمر الله به ورسوله صلى الله عليه وسلم

بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک بدعت ھدی یعنی ہدایت والی بدعت، دوسری گمراہی والی بدعت گمراہی والی بدعت وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہو۔

(القول السدید شرح جوھرۃ التوحید، صفحہ:170)

امام عینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 850 ھ) کے نزدیک بدعت کی تعریف:

البدعة في الأصل إحداث أمر لم يكن في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم البدعة على نوعين إن كانت مما يندرج تحت مستحسن في الشرع فهي بدعة حسنة ، وإن كانت مما يندرج تحت مستقبح في الشرع فهي بدعة مستقبحة

اصل میں بدعت یہ ہے کہ ایک ایسی چیز بنانا کہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہو پھر بدعت کی دو قسمیں ہیں اگر وہ کام ایسا ہے کہ وہ شریعت کے کسی حسن کام کے نیچے درج ہو رہا ہے تو اس کو بدعت حسنہ کہا جائے گا اور اگر وہ نیا کام ایسے کام کے نیچے داخل ہو جو کام شریعت میں قبیح ہو تو اسے بدعت قبیحہ کہتے ہیں۔

(عمدۃ القاري، الجزء الحادي عشر، صفحہ:179)

بدعت کے تعلق سے احادیث کریمہ

مشکوۃ شریف میں حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس کا کچھ حصہ یوں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من سن في الإسلام سنة حسنة كان له أجرها وأجر من عمل بها من بعده لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا ، ومن سن في الإسلام سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعده لا ينقص ذلك من أوزارهم شيئا

جو اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اسے اپنے عمل اور ان کے عملوں کا ثواب ہے جو اس پر کاربند ہوں ان کا ثواب کم کئے بغیر اور جو اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اپنی بد عملی کا گناہ ہے اور ان کی بد عملیوں جو اس کے بعد ان پر کاربند ہوں اس کے بغیر ان کے گناہوں سے کچھ کم ہو۔

(مشکاۃ المصابیح، رقم: 210)

علامہ احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

موجد خیر (یعنی اچھی چیز ایجاد کرنے والا) تمام عمل کرنے والوں کے برابر اجر پائے گا جن لوگوں نے علم فقہ، فن حدیث، ملاد شریف، عرس بزرگاں، ذکر خیر کی مجلسیں، اسلامی مدرسے، طریقت کے سلسلے ایجاد کیے، انہیں قیامت تک ثواب ملتا رہے گا یہاں اسلام میں اچھی بدعت ایجاد کرنے کا ذکر ہے نہ کہ چھوڑی ہوئی سنتیں زندہ کرنے کا، اس حدیث سے بدعت حسنہ کے خیر ہونے کا اعلی ثبوت ہوا۔

یہ حدیث ان تمام احادیث کی شرح ہے جن میں بدعت کی برائیاں آئیں، صاف معلوم ہوا کہ بدعت سیئہ بری ہے اور ان احادیث میں یہی مراد ہے۔

یہ حدیث بدعت کی دو قسمیں فرمارہی ہے بدعت حسنہ اور سیئہ، اس میں کسی قسم کی تاویل نہیں ہو سکتی ان لوگوں پر افسوس ہے جو اس حدیث سے آنکھیں بند کرکے ہر بدعت کو برا کہتے ہیں حالانکہ خود ہزاروں بدعتیں کرتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج1، صفحہ:180)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں "کل بدعة ضلالة" سے اگر ہر بدعت گمراہی تصور کرلی جائے تو امت مسلمہ کے اکثر افراد گمراہ ہو جائیں گے اور ایسا ناممکن ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إن الله لا يجمع أمتي أو قال: أمة محمد على ضلالة و يد الله على الجماعة و من شذ شذ في النار

یقیناً اللہ میری امت کو گمراہی پر متفق نہ کرے گا۔ جماعت پر اللہ کا دست کرم ہے جو جماعت سے الگ رہا وہ دوزخ میں الگ ہی جائے گا۔ (مشکاۃ المصابیح، رقم: 173)

یہاں امت سے امت اجابت مراد ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إتبعوا سواد الاعظم فإنه من شذ شذ في النار

بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو الگ رہا وہ الگ ہی آگ میں جائیگا۔ (مشکاۃ المصابیح، رقم: 174)

جس مسئلہ پر امت مسلمہ متفق ہو جائے یعنی علماء، اولیاء وغیرہ متفق ہو جائیں وہ مسئلہ ایسا ہی لازم العمل ہے جیسے قرآن کی آیت، اجماع امت کا حجت ہونا یہ بھی اس امت کی خصوصیت ہے۔

اب میلاد النبی کے جواز کے مسئلے پر کئی صدیوں سے یہ امت متفق ہے اب اسے کوئی بدعت یا گمراہی کہتا ہے تو اس نے جماعت کی پیروی سے انکار کیا اور جو جماعت سے جدا ہوا وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

سواد اعظم "**اہل سنت وجماعت**" ہی وہ جماعت ہے جو جنت میں جائے گی اور اس کے ثبوت میں بہت سے دلائل موجود ہیں اب سواد اعظم کے نزدیک جو امور جائز و مستحسن ہیں انہیں بدعت یا گمراہی کہنا خود پرلے درجے کی گمراہی ہے اور جہنم میں جانے کا راستہ ہموار کرنے کے مترادف ہے۔

اسلئے کسی چیز کو بدعت کہنے سے پہلے قرآن و حدیث، آثار صحابہ، اجماع امت پر پہلے نظر کرنا چاہیے اگر وہاں اس نئی چیز کی مثال نہ ملے تو وہ ضرور گمراہی ہے اور اس نئی چیز کی مثال موجود ہو تو وہ کام

جائز و مستحسن ہے۔ اور اس پر عمل کرنے والوں کو اس پر ثواب بھی ملے گا اور جو لوگ پھر بھی اسے گمراہی کہیں تو ضرور یہ ان کی کم عقلی کی دلیل ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں فلاں کام بدعت ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام سے ثابت نہیں اس کے بارے میں **حجۃ الاسلام امام غزالی** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قول القائل إن ذلك بدعة لم يكن في الصحابة فليس كل ما يحكم بإباحة منقولا عن الصحابة رضي الله عنهم إنما المحذور ارتكاب بدعة تراغم سنة مأثورة و لم ينقل النهى عن شيء من هذا

یہ کہنا کہ یہ بات بدعت ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام میں نہ تھی صحیح نہیں کیونکہ کل مباحات صحابہ کرام سے منقول نہیں ہے بدعت وہ ہے جو سنت کے مخالف ہو اور جس کی شریعت میں ممانعت وارد نہ ہو

(إحياء علوم الدين، الجزء الثاني، صفحہ:180)

امام غزالی فرما رہے ہیں جو بات صحابہ سے بھی منقول نہ ہو اور شریعت کے خلاف بھی نہ ہو تو اسے بدعت کہنا صحیح نہیں آج کے نام نہاد مولوی حضرات اس کو بھی بدعت سیئہ اور گمراہی کہتے ہیں جس کی شریعت میں مثال موجود ہو اور جس پر امت مسلمہ صدیوں سے عمل کرتی چلی آئی ہو۔

قرآن پاک کو جمع کرنا:

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قرآن پاک کو جمع کرنے کا حکم دیا کیوں کہ مسلمہ کذاب کے لشکر سے جنگ کرتے ہوئے کئی حفاظ اکرام اور قراء حضرات شہید ہو گئے تھے جس سے یہ خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں قرآن پاک کی برکتوں سے ہم محروم نہ ہو جائیں، اس حکمت کے تحت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

كيف تفعلون شيئاً لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم

آپ لوگ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

هو والله خير

واللہ اس کام میں بھلائی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، الجزء الاول، صفحہ:33)

پتہ چلا جو نیا کام اچھا ہو اور شریعت کے خلاف نہ ہو اس کام کو بدعت سیئہ یا گمراہی کہنا درست نہیں۔

خلفائے راشدین نے جو حکم صادر فرمائے اور جو بھی نئے کام کیے جو امت مسلمہ کی خیر خواہی کے لیے تھے وہ سب سنت کے دائرے میں ہی آتے ہیں۔

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين

تم پر میری اور میرے خلفاے راشدین کی سنت پر عمل کرنا لازم ہے۔

(إعلام الموقعين، الجزء الثالث، صفحہ:478)

یہاں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کے ساتھ ساتھ خلفاء راشدین کے حکموں کو بھی سنت قرار دیا۔

اور فرمایا:

إقتدوا بالذين من بعدي أبا بكر و عمر

تم لوگ میرے بعد ابو بکر اور عمر کی اقتدا کرنا۔

(إعلام الموقعين، الجزء الثالث، صفحہ:478)

جس طریقے سے تراویح کی جماعت اور قرآن کا جمع کرنا امت کی بھلائی کے لئے تھا اور یہ چیزیں ہرگز عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود نہیں تھیں اسی طرح آج بھی کچھ کام امت کی بھلائی کے لیے کیے جاتے ہیں تو انہیں بھی بدعت سیئہ کہنا درست نہیں ہے۔

شہادت سے پہلے نماز پڑھنا:

حضرت خبیب رضی اللہ مکہ شریف میں گرفتار تھے آپ کو شہید کرنے کے لئے لایا گیا تو آپ فرمانے لگے ایک چھوٹی سی تجویز ہے مجھے ذرا چھوڑو میں ذرا اللہ کو سجدہ کرلوں میں دو رکعتیں پڑھنا چاہتا ہوں تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمانے لگے۔

لولا أن تروا أن ما بی جزع من الموت لزدت

اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم یہ کہنا شروع کردوگے کہ موت سے ڈر کے اس نے نماز لمبی کرلی ہے تو میرا دل اور نماز پڑھنے پر بھی تھا۔ (صحیح البخاری ،رقم: 3858)

میں اسلام کی غیرت پر بھی پہرا دینا چاہتا ہوں کہ یہاں ایسا تصور نہیں پیدا ہونا چاہیے کہ موت سے ڈرتے ہیں۔

اسلام میں شہادت سے پہلے نماز کا کوئی تصور نہیں اب اس کو آج کے نام نہاد مولوی حضرات کیا کہیں گے؟

خود بخاری شریف میں موجود ہے۔

أول من سن رکعتین عند القتل (صحیح البخاری ،رقم: 3858)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے شہادت کے وقت دو رکعت نماز نفل پڑھنے کی بنیاد ڈالی۔

اگرچہ یہ کام نیا ہے مگر نماز کی مثال انکے پاس موجود تھی۔ وقت کا تعین انہوں نے اپنی طرف سے کرلیا اور وقت کا تعین کرنے سے بندہ بدعتی نہیں بن جاتا انہوں نے اپنی طرف سے نیا وقت بنالیا دو

رکعت نماز شہادت پڑھی ہے۔ اس کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے رد نہیں فرمایا بلکہ جب ان کا سلام سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا ہے تو علیک سے سلام کا جواب شہادت کے بعد بھی دیا۔

تو جس وقت شہادت کی نماز کے لیے وقت کا تعین کر لیا جائے تو بدعت نہیں ہے۔ تو اذان سے پہلے اذان کے بعد اور جمعہ پڑھ کر سلام پڑھا جائے تو یہ کیسے بدعت ہو سکتا ہے؟

حدیث لکھنے سے پہلے غسل اور دو رکعت نماز:

حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کا نام وہ بھی لیتے ہیں جو امام بخاری کے عقیدے کے خلاف ہیں۔

ان کے نظریے پر وہی قائم رہ سکتا ہے جسکو آج سنی کہا جاتا ہے امام بخاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

ما وضعت فی کتابی (الصحیح) حدیثا إلا اغتسلت قبل ذلك و صلیت رکعتین

میں نے بخاری میں ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل کیا اور دو رکعت نفل نماز بھی پڑھی۔

(شرح کرمانی علی البخاری، الجزء الاول، صفحہ:11)

اب امام بخاری سے پوچھا جائے کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ حدیث شریف لکھنے سے پہلے غسل کرنا چاہیے؟ کیا اس کی مثال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ملتی ہے؟ نہیں ملتی ہے، تو یہ کام بھی نیا ہوا اور نئے کام کو نام نہاد مولوی حضرات کیا کہیں گے؟ ان کے نزدیک تو امام بخاری بھی بدعتی ہوئے۔

معاذاللہ!

معلوم ہوا کہ بخاری پڑھنے کا مستحق وہ ہے جو امام بخاری کو بدعتی نا مانے، سنی مانے اور سنی وہ مانے جو بدعت کی یہ تعریف مانے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔

یہاں جو بھی بیان کیا گیا اس کی ایک دلیل محبت ہے کیونکہ لفظ محبوب کے ہوں اور لکھیں امام بخاری تو غسل تو ضرور کرنا چاہیے۔

خلاصہ کلام یہ کہ
بدعت کی اگر قسمیں نہ کی جائیں تو کوئی بھی بندہ گمراہی سے نہیں بچ سکتا۔ ہر بندہ کوئی نہ کوئی نیا کام ضرور کرتا ہے اب ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اگر وہ کام شریعت کے تحت آتا ہے تو اس کام کو بدعت نہیں کہا جاسکتا اور شریعت کے خلاف ہے تو ضرور بدعت سیئہ اور گمراہی ہے۔

بدعت کی اور بھی اقسام ہیں جس کے تعلق سے **ملا علی قاری** رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

البدعة إما واجبة كتعلم النحو وكتدوين أصول الفقه ، وإما محرمة كمذهب الجبرية ، وإما مندوبة كإحداث الربط والمدارس ، وكل إحسان لم يعهد في الصدر الأول ، وكالتراويح أي بالجماعة العامة ، وإما مكروهة كزخرفة المساجد ، إما مباحة كالمصافحة عقيب الصبح ، والتوسع في لذائذ المآكل والمشارب ، والمساكن

بدعت یا تو واجب ہے جیسے علم نحو کا سیکھنا اور اصول فقہ کا جمع کرنا یا حرام ہے جیسے جبریہ فرقہ یا مستحب جیسے مسافر خانوں اور مدارس کا قائم کرنا اور ہر وہ بات جو پہلے زمانے میں نہ تھی اور جیسے تراویح کا جماعت سے پڑھنا اور یا بدعت مکروح ہے جیسے مسجدوں کی فخریہ زیب وزینت کرنا اور یا بدعت جائز ہے جیسے صبح کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور عمدہ کھانا کھانا لذیذ شربت پینا اچھے گھروں میں رہنا۔

(مرقاۃ المفاتیح، الجزء الاول: صفحہ:338/337)

یہاں پر بدعت کی پانچ قسمیں کی گئی۔

۱۔ بدعت واجبہ ۲۔ بدعت مستحبہ ۳۔ بدعت مباح ۴۔ بدعت مکروہہ ۵۔ بدعت محرمہ

موجودہ دور کے اعتبار سے جتنے نئے نئے فرقے بن رہے ہیں یہ سب بدعات محرّمہ ہیں یعنی بدعات سیئہ ہیں۔ وہابی، دیوبندی، قادیانی، اہل حدیث، چکڑالوی، جماعت اسلامی، رافضی وغیرہم تمام باطل

فرقے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھے اور ان کے عقائد بھی شریعت کے خلاف ہیں اور جو نیا کام شریعت کے خلاف ہو وہ بدعت سیئہ ہے اور ہر بدعت سیئہ گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

تبلیغی جماعت اوراس کے چلے:

تبلیغی جماعت کی بنیاد 1926 عیسوی میں الیاس کاندھلوی نے رکھی اور چلوں کی بنیاد ڈالی جس کی مثال نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ملتی ہے نہ صحابہ کے زمانے میں نہ ہی ان چلوں پر اس امت کا اجماع رہا تو ثابت ہوا کہ یہ شریعت کے تحت نہیں ہیں اور جو کام شریعت کے تحت نہ ہو وہ بدعت سیئہ ہے اور بدعت سیئہ گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے معلوم ہوا تبلیغی جماعت اور اس کے چلے سب بدعت سیئہ ہیں اور جو لوگ بھی تبلیغی جماعت میں شامل ہیں وہ حدیث کی رو سے گمراہ ہوئے اور اگر وہ اسی حالت پر رہے اور توبہ کر کے صحیح راستے پر نہیں آئے تو کل بروز قیامت جہنم میں ٹھوس دیے جائیں گے۔

اہل سنت وجماعت کو بدعتی اور گمراہ کہنے والے اپنے گھر کا جائزہ لیں کہ ان کے گھر میں جو دین ہے کیا وہ وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں یا ان کا اپنا خودساختہ ہے پھر جب اپنے گھر کی حقیقت معلوم ہو جائے تو جس طریقے سے شرک وبدعت کے تیر ہم اہل سنت پر چلاتے ہیں اپنے گھر میں بھی چلائیں اپنے گھر والوں کو بھی شرک وبدعت سے آشنا کرائیں۔

اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اپنی زبانیں بند رکھیں علوم دینیہ کے یتیموں کو یہ شیوا نہیں دیتا کہ بدعت جیسے موضوع پر اپنی رائے پیش کریں اور احادیث کریمہ میں خیانت کریں۔ دین مکمل ہو چکا آپ سب کچھ واضح ہو چکا تحقیق کے نام پر دین میں تحریف نہیں چلے گی ہر کسی کی رائے دن میں معتبر نہیں۔

نئی نئی خرافاتوں کا دین سے کوئی تعلق نہیں چاہیں ان خرافاتوں کو ایجاد کرنے والا کوئی مولوی، پیر، دنیادار یا عام انسان ہی کیوں نہ ہو جو لوگ یہ خرافاتیں کرتے ہیں وہ بروز قیامت اپنا انجام دیکھ لیں گے کہ ان کی زبانوں کو آگ کی کینچی سے کاٹا جاتا ہو گا اس وقت چیخنگے چلاینگے مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

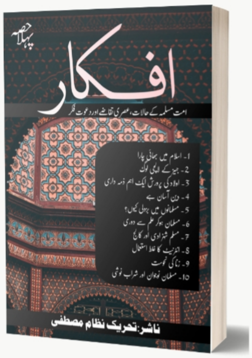
ابھی وقت ہے توبہ کرلو اللہ غفور الرحیم ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں سے معافی مانگ لو۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

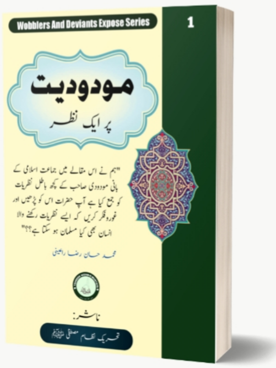
بات ختم ہوئی عمل کی گزارش ہے اللہ سے دعا ہے ہماری اس سعی کو قبول فرمائے اللہ ہمارا حامی وناصر ہو۔

۱۱ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ بروز بدھ

Read Our Another Books:

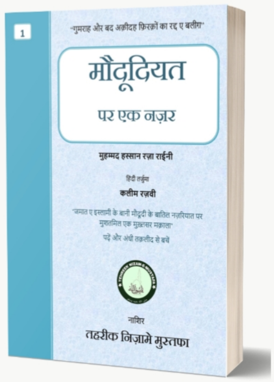












Visit:
https://archive.org/details/@tehreek_nizam_e_mustafa_

Publisher:

Tehreek Nizam e Mustafa ﷺ